

از عدالتِ عظمیٰ

کمشنر آف انکم ٹیکس، کلکتہ

بنام

میسرز پارک ہوٹل (پرائیویٹ) لمیٹڈ، 15، پارک اسٹریٹ،

کلکتہ-16

تاریخ فیصلہ: 05 جنوری، 1996

[بی۔ پی۔ جیون ریڈی اور ایس۔ بی۔ مجومدار، جسٹس صاحبان]

انکم ٹیکس ایکٹ، 1961:

دفعات 142، 143، 256(1) - تشخیص - غیر تصدیق شدہ پٹہ نامہ کے تحت زیر پٹہ املاک کو کسی دوسری متعلقہ کمپنی کو ذیلی پٹہ پر دینے والی مشخص الیہ کمپنی - زیر پٹہ املاک سے حاصل ہونے والی پٹہ کی آمدنی - کی تشخیص - ٹریبونل عدالت عالیہ کا حوالہ دے رہا ہے - عدالت عالیہ مشخص الیہ کے حق میں حوالہ کا جواب دے رہی ہے - قرار پایا کہ، نہ تو حوالہ نے مسائل کی وضاحت کی اور نہ ہی عدالت عالیہ نے غیر تصدیق شدہ پٹہ نامہ کے تحت ذیلی پٹہ کے اثر سے متعلق مرکزی مسئلے پر توجہ دی - - معالے کو نئے سرے سے حوالے کے فیصلے کے لیے عدالت عالیہ کو واپس بھیج دیا گیا۔

مشخص الیہ، بعض جائیدادوں کا پٹہ دار، غیر تصدیق نامہ کے تحت مذکورہ جائیدادوں کا ایک حصہ کسی دوسری کمپنی کو ذیلی پٹہ پر دیتا ہے، یعنی 'SOL' جو مشخص الیہ کمپنی سے وابستہ تھی - ذیلی پٹہ پر دی گئی جائیداد سے موصول ہونے والی کرایے کی آمدنی پر 'SOL' کے ہاتھوں 'آمدن بذریعہ املاک مکان' کے طور پر ٹیکس لگانے کی کوشش کی گئی تھی، جس پر 'SOL' نے اس بنیاد پر اعتراض کیا تھا کہ وہ مذکورہ جائیداد کا مالک نہیں ہے - اس معالے کا فیصلہ بالآخر انکم ٹیکس ایپیلیٹ ٹریبونل نے 'SOL' کے حق میں کیا۔

بعد میں، تخمینہ کاری کے سالوں 1975-76 سے 1979-80 کے لیے، مذکورہ ذیلی پٹہ پر دی گئی جائیداد سے SOL کی طرف سے موصول ہونے والی کرایے کی آمدنی کو شخص الیہ کی آمدنی میں شامل کرنے کی کوشش کی گئی۔ شخص الیہ نے اس پر اعتراض کیا اور کمشنر آف انکم ٹیکس (اپیلوں) کے سامنے اپیل دائر کی جس میں کہا گیا کہ پٹہ شدہ جائیداد سے ہونے والی آمدنی کا شخصہ "کاروبار" کے عنوان کے تحت کیا جانا چاہیے اور "SOL" سے موصول ہونے والی آمدنی کو ذیلی پٹہ پر دی گئی جائیدادوں سے شخص الیہ کی کل آمدنی میں شامل نہیں کیا جانا چاہیے۔ ریونیو نے اس حکم کو ٹریبونل کے سامنے چیلنج کیا، جس میں کہا گیا تھا کہ پٹہ شدہ جائیداد سے حاصل ہونے والی آمدنی شخصہ کاروبار سے حاصل ہونے والی آمدنی کے طور پر کیا جانا چاہیے اور جس آمدنی شخصہ پٹہ شدہ سود سے کاروبار سے حاصل ہونے والی آمدنی کے طور پر کیا جانا چاہیے وہ آمدنی 'SOL' کو موصول ہونے والی آمدنی ہونی چاہیے۔

شخص الیہ کے کہنے پر ٹریبونل نے سوال کے فیصلے کے لیے عدالت عالیہ کا حوالہ دیا: کیا ٹریبونل کا یہ موقف جائز تھا کہ 'SOL' کی طرف سے موصول ہونے والی آمدنی کا شخصہ پٹہ شدہ سود سے شخص الیہ کی آمدنی کے طور پر کیا جائے؟ عدالت عالیہ نے شخص الیہ کے حق میں حوالہ کا جواب دیا۔ متاثر ہو کر ریونیو نے موجودہ اپیل دائر کی۔

اپیل کی اجازت دینا اور حوالہ کو نئے سرے سے نمٹانے کے لیے معاملہ واپس عدالت عالیہ کو

بھیجنا، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: یہ واضح نہیں ہے کہ آیا حوالہ دیا گیا سوال صرف ایک مسئلے سے متعلق ہے۔، کیا 'SOL' کی طرف سے موصول ہونے والی آمدنی کو شخص الیہ کی کل آمدنی میں شامل کیا جانا چاہیے، یا یہ دوسرے مسئلے کو بھی سمجھتی ہے، یعنی، آیا مذکورہ آمدنی کا شخصہ "گھر کی جائیداد سے آمدنی" کے عنوان کے تحت کیا جانا چاہیے یا "کاروبار یا پیشے کے منافع اور فوائد" کے عنوان کے تحت کیا جانا چاہیے۔ مزید برآں، عدالت عالیہ نے خود کو اس اہم مسئلے پر توجہ نہیں دی ہے جس پر ٹریبونل نے ریونیو کی اپیل کی اجازت دی تھی۔، چونکہ ذیلی پٹہ ایک مصدقہ دستاویز کے تحت متاثر نہیں ہوا تھا، اس لیے جائیداد کا حق منتقل نہیں ہوتا ہے اور اس لیے زیر بحث آمدنی شخص الیہ کی آمدنی بنی ہوئی ہے۔ اس نے ٹریبونل کی اس دلیل پر بھی غور نہیں کیا ہے کہ شخص الیہ کی درخواست کو قبول

کرنے سے، زیر بحث آمدنی مکمل طور پر غیر ٹیکس ہو جائے گی کیونکہ مذکورہ آمدنی کو 'SOL' کے ہاتھوں میں قابل ٹیکس نہیں ٹھہرایا گیا ہے۔

شری گنیش پراپرٹیز لمیٹڈ بنام کمشنر انکم ٹیکس، ویسٹ بنگال، 44 آئی ٹی آر (1962) 606؛ ساکر چند چھگن لال بنام کنٹرولر آف اسٹیٹ ڈیوٹی گجرات، 73 آئی ٹی آر (1969) 555؛ بنگال پٹسن ملز کمپنی لمیٹڈ کلکتہ بنام کمشنر انکم ٹیکس، سنٹرل کلکتہ، 17 آئی ٹی آر (1949) 308 اور ایس جی مرکنٹائل کارپوریشن نجی لمیٹڈ بنام کمشنر انکم ٹیکس، کلکتہ، 83 آئی ٹی آر (1972) 700 کا حوالہ دیا گیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 195، سال 1996۔

آئی ٹی آر نمبر 88، سال 1986 میں کلکتہ عدالت عالیہ کے 18.9.86 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے جسٹس رامامورتی، بی ایس آہو جا اور ایس این ترڈول۔

جواب دہندہ کے لیے اے کے رائے چودھری، مس ارونا بنرجی، آر چٹرجی اور جی ایس چٹرجی۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے سنایا گیا

بی پی جیون ریڈی، جسٹس۔ 1. اجازت دی گئی۔ دونوں فریقوں کے وکیل کو سنا۔

2. انکم ٹیکس کمشنر، کلکتہ نے انکم ٹیکس ریفرنس نمبر 88/1986 میں کلکتہ عدالت عالیہ کے فیصلے کے خلاف اس اپیل کو ترجیح دی ہے، جس میں مشخص الیہ کے کہنے پر مذکور سوال کا جواب، مشخص الیہ کار کے حق میں دیا گیا ہے۔ انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 256(1) کے تحت جس سوال کا حوالہ دیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ "کیا حقائق اور کیس کے حالات میں، ٹریبونل کو قانون میں یہ قرار دیتے ہوئے جائز قرار دیا گیا تھا کہ میسرز سریندر اور سیز لمیٹڈ کو موصول ہونے والی آمدنی کا مشخصہ پٹہ شدہ سود سے کاروبار سے مشخص الیہ کی آمدنی کے طور پر کیا جائے؟"

3.3 ستمبر، 1966 کو زیر دستاویز تفویض کے تحت، ٹیکس دہندگان نے کریڈٹ ٹرانزیکشنز سے پارک اسٹریٹ کلکتہ کے احاطے نمبر 3، 5، 7، 9، 11، 13 اور 15 کے سلسلے میں لیز کی غیر متوقع مدت کے لئے پٹہ شدہ سود حاصل کیا۔ تخمینہ سال 1971-72 سے متعلق حساباتی سال میں، مشخص

الیہ نے اپنے پٹہ شدہ سود کے ایک حصے کے سلسلے میں میسرز سریندر اور سیز لمیٹڈ کے حق میں ذیلی پٹہ پر عمل درآمد کیا، جو "مشخص الیہ سے وابستہ" ایک اور محدود کمپنی ہے۔ تاہم ذیلی پٹہ کا دستاویز مصدقہ نہیں تھا حالانکہ یہ کہا جاتا ہے کہ میسرز سریندر اور سیز لمیٹڈ نے 63,13,000 روپے کا پریمیم ادا کیا تھا اور مذکورہ ذیلی پٹہ پر غور کرتے ہوئے سالانہ 15,000 روپے کا کرایہ بھی ادا کر رہا تھا۔ میسرز سریندر اور سیز لمیٹڈ، اسے ذیلی پٹہ پر دی گئی جائیداد سے کرایے کی آمدنی حاصل کر رہا تھا۔ میسرز سریندر اور سیز لمیٹڈ کو اس طرح موصول ہونے والی آمدنی پر گھر کی جائیداد سے ہونے والی آمدنی کے طور پر اس کے ہاتھ میں ٹیکس لگانے کی کوشش کی گئی تھی، جس پر سریندر اور سیز نے اعتراض کیا۔ یہ معاملہ ٹریبونل کے پاس لے جایا گیا، جس نے آئی ٹی اے نمبر 519 (کلکتہ) / 1976-77 میں فیصلہ دیا کہ چونکہ میسرز سریندر اور سیز لمیٹڈ مذکورہ مکان کی جائیداد کا مالک نہیں ہے، اس لیے اس گھر کی جائیداد سے ہونے والی آمدنی پر اس کے ہاتھ میں ٹیکس نہیں لگایا جا سکتا۔ ریونیو کی طرف سے دائر کردہ ایکٹ کی دفعہ 256(1) کے تحت حوالہ دینے کی درخواست کو ٹریبونل نے خارج کر دیا تھا۔

زیر بحث تشخیص کے سالوں یعنی 1975-76 سے 1979-80 کے لیے، انکم ٹیکس افسر نے میسرز سریندر اے اور سیز کی طرف سے موصول کرایے کی آمدنی کو مشخص الیہ کی تخمینہ کاری میں شامل کرنے کی کوشش کی۔ مشخص الیہ نے اس پر اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ چونکہ اس نے اپنے پٹہ شدہ سود کا ایک حصہ میسرز سریندر اور سیز کے حق میں منتقل کیا ہے، اس طرح میسرز سریندر اور سیز لمیٹڈ کو منتقل کی گئی جائیدادوں سے موصول ہونے والی آمدنی کو اس کی کل آمدنی میں شامل نہیں کیا جا سکتا۔ انکم ٹیکس افسر نے سری گنیش پراپرٹیز لمیٹڈ بنام کمشنر آف انکم ٹیکس، مغربی بنگال، 44 آئی ٹی آر (1962) 606، ساکر چند چھگن لال بنام کنٹرولر آف اسٹیٹ ڈیوٹی، گجرات 73 پر انحصار کرتے ہوئے اعتراض کو خارج کر دیا۔ آئی ٹی آر (1969) 555 اور بنگال پٹن ملز کمپنی لمیٹڈ، کلکتہ بنام کمشنر انکم ٹیکس، سینٹرل، کلکتہ، 17 آئی ٹی آر (1949) 308۔

4. مشخص الیہ نے انکم ٹیکس کمشنر (اپیل) سے اپیل کی جس نے یہ نتیجہ درج کیا کہ پٹہ شدہ جائیداد سے ہونے والی آمدنی مشخصہ کاروبار کے عنوان کے تحت کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے آمدنی کی مقدار کے حوالے سے کوئی مخصوص ہدایت نہیں دی۔ اپیلٹ آرڈر کے مطابق، انکم ٹیکس افسر نے ایکٹ کی دفعہ 251 کے تحت اپیلٹ آرڈر کو نافذ کرنے کا حکم جاری کیا۔ انہوں نے پٹہ شدہ جائیداد سے ہونے والی آمدنی کا مشخصہ کاروبار سے ہونے والی آمدنی کے طور پر کیا۔

کمشنر آف انکم ٹیکس (ایپیلز) کے حکم کے خلاف (تاریخ 5.10.1982) ریونیو نے ٹریبونل کے سامنے اپیل دائر کی جس میں کہا گیا کہ کمشنر (ایپیلیں) پٹہ شدہ جائیداد سے ہونے والی آمدنی کا کاروبار سے ہونے والی آمدنی کے طور پر مشخصہ لینے کی ہدایت دینے میں جائز نہیں تھا۔ ریونیو کے مطابق، اس کا مشخصہ گھر کی جائیداد سے ہونے والی آمدنی کے طور پر لگایا جانا واجب تھا۔ ٹریبونل نے اس اپیل کو خارج کر دیا۔

مشخص الیہ نے ایکٹ کی دفعہ 251 کے تحت منظور کیے گئے انکم ٹیکس افسر کے مذکورہ بالا احکامات کے خلاف اپیل کو ترجیح دی۔ انکم ٹیکس کمشنر (ایپیلوں) نے اپنے پہلے کے حکم کی تصدیق کرتے ہوئے کہ مذکورہ آمدنی کا مشخصہ کاروبار سے ہونے والی آمدنی کے طور پر کیا جانا چاہیے، کہا کہ میسرز سریندر اور سیز لمیٹڈ کو ذیلی پٹہ پر دی گئی جائیدادوں سے موصول ہونے والی آمدنی کو مشخص الیہ کی کل آمدنی میں شامل نہیں کیا جانا چاہیے۔ اس حکم کے خلاف ریونیو نے ٹریبونل میں اپیل کو ترجیح دی۔ ٹریبونل نے میسرز سریندر اور سیز لمیٹڈ کی طرف سے پیش کردہ اپیل میں اپنے مذکورہ بالا احکامات کا حوالہ دیا اور کہا کہ ذیلی پٹہ کے مصدقہ دستاویز کی عدم موجودگی میں، مشخص الیہ مذکورہ جائیداد سے موصول ہونے والی آمدنی پر ٹیکس کا ذمہ دار رہتا ہے۔ اس نے مشخص الیہ کی اس دلیل کو خارج کر دیا کہ مذکورہ آمدنی صرف ایک تصوراتی آمدنی تھی اور حقیقی یا اصلی آمدنی نہیں تھی۔ ٹریبونل نے ہدایت دی کہ (1) پٹہ شدہ جائیداد سے ہونے والی آمدنی مشخصہ کاروبار سے ہونے والی آمدنی کے طور پر کیا جانا چاہیے اور (2) جس آمدنی کا مشخصہ پٹہ شدہ سود سے کاروبار سے ہونے والی آمدنی کے طور پر کیا جانا ہے، وہ میسرز سریندر اور سیز لمیٹڈ کو موصول ہونے والی آمدنی ہونی چاہیے۔ اس کے بعد مشخص الیہ نے عدالت عالیہ کی رائے کے لیے درخواست دی اور مذکورہ سوال کا حوالہ حاصل کیا۔

5. ہمیں یہاں رکنا چاہیے اور زمین صاف کرنے کے لیے ایک حقیقت کا ذکر کرنا چاہیے۔ اپنے فیصلے میں حقائق بیان کرتے ہوئے عدالت عالیہ نے ایک نئی حقیقت بیان کی ہے جو ہمیں ٹریبونل کے حکم میں یا انکم ٹیکس کمشنر (ایپیل) کے حکم میں نہیں مل پارہی ہے۔ عدالت عالیہ نے مشاہدہ کیا ہے کہ "مذکورہ حصے میں ذیلی پٹہ کے تحت ایک کثیر منزلہ عمارت تعمیر کی گئی تھی اور میسرز سریندر اور سیز لمیٹڈ نے اسے مختلف کرایہ داروں کو کرایہ پر دیا ہے اور ایسے کرایہ داروں سے کرایہ وصول کر رہا ہے"۔ جس تناظر میں مذکورہ مشاہدہ ہوتا ہے، اس سے ایسا تاثر ملتا ہے جیسے کہ عدالت عالیہ کہہ رہی ہو کہ کثیر منزلہ عمارت میسرز سریندر اور سیز لمیٹڈ نے اس کے ذیلی پٹہ پر دیے گئے

احاطے میں تعمیر کی تھی، حالانکہ اس کا خاص طور پر ذکر نہیں کیا گیا ہے۔ تاہم، ہماری رائے ہے کہ اس سلسلے میں کسی مخصوص بیان کی عدم موجودگی میں، مذکورہ مشاہدے کو یہ کہتے ہوئے پڑھنا مناسب نہیں ہوگا کہ کثیر منزلہ کمپلیکس میسرز سریندر اور سیز نے تعمیر کیا تھا۔ ایکٹ کے تحت حکام کے کسی بھی حکم میں یہ نہیں کہا گیا ہے کہ سریندر اور سیز نے شخص الیہ کی طرف سے اسے دیے گئے احاطے میں ایک کثیر منزلہ ڈھانچہ تعمیر کیا تھا۔ لہذا ہم اس بنیاد پر آگے بڑھیں گے کہ عدالت عالیہ کی طرف سے حوالہ دی گئی کثیر منزلہ عمارت خود شخص الیہ نے تعمیر کی تھی اور یہ کہ میسرز سریندر اور سیز لمیٹڈ کے حق میں ذیلی پٹہ مذکورہ کثیر منزلہ عمارت سمیت کچھ احاطے کا تھا۔ ہم ایسا اس لیے بھی کہہ رہے ہیں کیونکہ دفعہ 256(1) کے تحت ایک حوالہ میں عدالت عالیہ کی طرف سے کوئی نئے حقائق پیش نہیں کیے جاسکتے۔

اب خوبیوں پر آتے ہوئے ہماری رائے ہے کہ معاملہ ایک سے زیادہ وجوہات کی بنا پر عدالت عالیہ میں واپس جانا چاہیے۔ سب سے پہلے، ہمارے لیے یہ واضح نہیں ہے کہ آیا حوالہ دیا گیا سوال صرف ایک مسئلے سے متعلق ہے۔ کیا سریندر اور سیز کی طرف سے موصول ہونے والی آمدنی کو شخص الیہ کی کل آمدنی میں شامل کیا جانا چاہیے یا یہ دوسرے مسئلے کو بھی سمجھتا ہے۔ آیا مذکورہ آمدنی کا مشخصہ "گھر کی جائیداد سے آمدنی" کے عنوان کے تحت کیا جانا چاہیے یا "کاروبار یا پیشے کے منافع اور فوائد" کے عنوان کے تحت کیا جانا چاہیے۔ جیسا کہ تیار کیا گیا سوال دونوں طریقوں سے سمجھنے کے قابل ہے۔ اس سلسلے میں ایک قابل ذکر حقیقت یہ ہے کہ اس سے پہلے ایک موقع پر ٹریبونل نے رائے دی تھی کہ مذکورہ آمدنی کا مشخصہ کاروبار سے ہونے والی آمدنی کے طور پر کیا جانا چاہیے۔ کیا وہ مسئلہ تب ہی ختم ہو گیا تھا یا موجودہ کارروائی میں بھی اس کا مسئلہ تھا؟ اگر موجودہ کارروائی میں یہ مسئلہ نہیں تھا تو پھر عدالت عالیہ نے ایس جی مرکنٹائل کارپوریشن نجی لمیٹڈ بنام کمشنر آف انکم ٹیکس، کلکتہ، 83 آئی ٹی آر (1972) 700 کے فیصلے کا حوالہ کیوں دیا جو صرف اس مسئلے سے متعلق ہے؟ اس معاملے کو واضح کرنے کی ضرورت ہے۔

دوسرا، ہم دیکھتے ہیں کہ عدالت عالیہ نے خود کو اس اہم مسئلے پر توجہ نہیں دی ہے جس پر ٹریبونل نے ریونیو کی اپیل کی اجازت دی تھی۔ چونکہ ذیلی پٹہ ایک مصدقہ دستاویز کے تحت متاثر نہیں ہوا تھا، اس لیے جائیداد میں سود گزرتا نہیں ہے اور اس لیے زیر بحث آمدنی شخص الیہ کی آمدنی بنی ہوئی ہے۔ اس نے ٹریبونل کے اس استدلال پر بھی غور نہیں کیا ہے کہ شخص الیہ کی درخواست کو

قبول کرنے سے، زیر بحث آمدنی مکمل طور پر بلا ٹیکس ہو جائے گی کیونکہ مذکورہ آمدنی کو میسرز سریندر اوور سیز لمیٹڈ کے ہاتھوں میں قابل ٹیکس نہیں ٹھہرایا گیا ہے۔

ان وجوہات کی بناء پر، اپیل منظور کی جاتی ہے کہ عدالت عالیہ کے فیصلے کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے اور معاملہ قانون کے مطابق اور یہاں کیے گئے مشاہدات کی روشنی میں حوالہ کے نئے نمٹارے کے لیے عدالت عالیہ کو واپس ارسال کی جاتی ہے۔

اپیل منظور کی گئی۔